مولوی محمد شفیع صاحب

حدیثِ نور کی تحقیق

محدث کے پچھلے کسی شمارہ میں راقم الحروف نے "حدیث نور" کے سلسلے کے ایک استفتار کے جواب میں کچھ گزارشات عرض کی تھیں، مندرجہ ذیل مضمون گویا کہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اگر قارئین اس سے اُسے ملا کر پڑھیں گے تو مزید شرح صدر ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

نور والی حدیث منقطوع السند اب تک نقل ہوتی آرہی ہے، اس لیے ہم ایک مسلم کی حیثیت سے اس کا مطالعہ کرنے کے مکلف نہیں ہیں، کیونکہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ سنی سنائی باتوں کے پیچھے نہ پڑ جایا کرو۔ او کما قال (مسلم)

اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو جائے تو بھی اس کے معنی وہ نہیں جو اوہام پرست طبقہ اپنے جذبات کی تسکین کے لیے گھڑنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں نور اصل میں روشنی اور وضوح کے ایک ایسے درجہ اور کیفیت کا نام ہے، جس سے خدا کی مرضی، منشا، غصہ اور ناراضگی، حق اور باطل، مضر اور نافع عذاب اور ثواب، دنیا اور آخرت میں عزت اور ذلت، خیر اور شر کی دنیا کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ اس لیے ایمان، قرآن، تورات، وحی، نبوت، رشد و ہدایت جیسے تمام مکارم کو نور سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اگر معروف معنوں میں یہ نور ہوتے تو آپ جانتے ہیں کہ پھر قرآن اور نبوت نے تو اس معنی میں ہم پر کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ اور جو دوسری ظاہری روشنی میسر ہے اس سے رشد و ہدایت کے پہچاننے میں کسی کو کوئی مدد نہیں ملی، بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ جن کے گھروں میں سب سے زیادہ یہ مادی روشنی ہوتی ہے بلکہ جن کے ایوان مادی روشنی کی وجہ سے بقعہ نور بنے ہوتے ہیں وہی ظلمات، جہل، عمل کی تاریکی اور فسق و فجور اور کفر و رسومات کے اندھیروں کا سب سے بڑے نشیمن اور نشان بھی ہوتے ہیں۔ اقبال نے اسی حقیقت پر یوں روشنی ڈالی ہے ؎

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا

اس لیے جو لوگ نورِ نبوت کو ظاہری نور بنا کر حضورؐ سے "انسانیت کبریٰ" کا مقام چھیننے میں مصروف

ہیں، وہ دراصل حضورؐ کے مقام و مرتبہ کو گرا رہے ہیں، اور دشمنانِ دین کو انکارِ رسالت کی ایک بنیاد فراہم کر رہے ہیں کہ جس پاک ہستی کو نوعِ انسان کی طرف مبعوث ہونا تھا، اس کے متعلق تو حضرت ابراہیمؑ، تورات، انجیل اور قرآن حکیم نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ نوعی طور پر ان کا ہم جنس ہوگا اور محمد عربی فداہ ابی و امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں مسلم مدعی ہیں کہ وہ انسان نہیں ہیں نور ہیں، اس لیے وہ ہماری طرف مبعوث ہی نہیں ہوئے، لہٰذا ہم ان کا کلمہ پڑھنے کے پابند بھی نہیں ہیں، اس کے علاوہ مسلم حضورؐ کے سلسلے میں جن کمالات کا ذکر کرتے رہتے ہیں، ان میں بھی کوئی ندرت باقی نہیں رہے گی، کیونکہ بھوکے رہے تو ان کا کیا کمال، نور کو کب بھوک لگتی ہے، زخم کھائے تو دھوپ اور چاندنی پر کب کسی گولی نے اثر کیا ہے، رات بھر جاگتے تو کیا ہوا، کب کوئی روشنی محوِ خواب نظر آتی ہے، رات دن اللہ اللہ کیا تو کیا کمال، فرشتے کب دم لیتے ہیں۔ الغرض جو بھی کمال بیان کیا جائے گا، وہ کمال کی بجائے پیغمبرِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ ایک فراڈ بن جائے گا۔ اس لیے جن نادان دوستوں نے "نور" دریافت کیا ہے، انھوں نے دراصل رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقیدت اور ارادتمندی کا کوئی حق ادا نہیں کیا بلکہ ان کے سلسلے میں مزید ایسے مسائل پیدا کر ڈالے ہیں، جن کی وجہ سے پیغمبرِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ہی موضوعِ بحث بن کر رہ گئی ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ پیغمبرِ خدا کو سمجھنے کے لیے جاہلی پیمانوں سے کام لینے کے بجائے عقل و ہوش اور سنجیدگی سے کام لیا جائے، ایسی عقیدت کو بھاڑ میں ڈالیے جس کے ہاتھوں آپؐ کی ذات ہی شکوک و شبہات کا ہدف بن کر رہ جائے۔

(عزیز زبیدی)

الجواب:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ۔ مصنف عبد الرزاق۔

مصنف عبد الرزاق ہم نے شروع سے آخر تک خوب اچھی طرح دیکھی ہے اس میں اس قسم کا باب ہی نہیں ہے نہ یہ حدیث ہے۔ لہٰذا حواشی سب غلط ثابت ہوئے۔

صحیح حدیث یہ ہے:۔ اول ما خلق اللہ القلم

۱۔ ترمذی کتاب ۴۴ ب ۶۸ ۲۔ ابو داؤد کتاب ۳۹ ب ۱۶
۳۔ مسند زید بن علی جلد، ص ۹۷ ۴۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۳۱۷
۵۔ مسند ابو داؤد طیالسی ح ، ، ۵ ۶۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم جلد ۸ ص ۱۸۱

۷۔ تاریخ بغداد جلد ۱۴ ص۲۳ ۸۔ تاریخ طبری جلد اول ص۱۷ مطبع حسینیہ مصر

۹۔ البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد اول ص۸ ۱۰۔ تاریخ الکامل لابن الاثیر ج اول ص۱۲

مورخ طبری نے ایک باب باندھا ہے۔ القول فی ابتداء الخلق ماکان اولہ اس میں ایک حدیث حضرت عبادۃ بن الصامت سے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول ما خلق اللہ القلم دوسری حدیث ابن عباسؓ سے بھی ان ہی الفاظ کے ساتھ آتی ہے بلکہ حضرت ابن عباسؓ سے تو متعدد احادیث آئی ہیں۔

اس کے بعد لکھا ہے ذکر من قال ذالک جو حدیث نہیں بلکہ محمد بن اسحاق کا قول ہے۔ اول ما خلق اللہ عز وجل النور والظلمۃ ثم میز بینہما فجعل الظلمۃ لیلاً اسود مظلما وجعل النور نہاراً مضیا مبصرا۔ محمد ابن اسحاق نے کہا۔

یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نور اور ظلمت کو پیدا کیا تو نور سے مراد دن اور ظلمت سے مراد رات۔ مورخ طبری لکھتے ہیں۔ قال ابوجعفر واولی القولین فی ذالک عندی بالصواب قول ابن عباس للخبر الذی ذکرت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اول شیء خلق اللہ القلم۔

(یعنی مورخ طبری کے نزدیک ان دونوں میں سے وہ حدیث صحیح ہے جو حضرت ابن عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے کہ اول ما خلق اللہ القلم۔

شیعہ حضرات کا ایک رسالہ میرے پاس حدیث نور نامی ہے۔ جس میں متعدد روایات خلقت انا وعلی من نور واحد۔

"یعنی میں اور علی ایک ہی نور سے پیدا کیے گئے ہیں"

۱۔ کتاب الامالی والمجالس وعیون اخبار الرضا وکتاب الخصال از شیخ صدوق وبحار الانوار ملا باقر مجلسی وکتاب طبقات الانوار۔

اس قسم کی روایات شیعہ حضرات کی کتابوں میں آئی ہیں جو ہمارے نزدیک معتبر نہیں ہیں مولوی محمد عمر اچھروی اپنی کتاب مقیاس نور میں لکھتے ہیں عبدالرزاق نہایت پایہ کا محدث ہے اس نے اسے درج کیا ہے حالانکہ ہم ابھی ثابت کر آئے ہیں کہ یہ حدیث مصنف عبدالرزاق میں قطعی[1]

---

[1] ہم نے بھی مصنف عبدالرزاق کا مطالعہ کیا ہے، کہیں نہیں ملی۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی کسی دوسری تصنیف میں ہو۔ مثلاً تفسیر عبدالرزاق یا جامع عبدالرزاق وغیرہ، لیکن ہم یہ دعویٰ تو نہیں کر سکتے کہ عبدالرزاق نے (باقی بر صفحہ آئندہ)